سوال

(13) کیاحج کا روپیہ کسی دوسرے مصرف میں آسکتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام دریں مسئلہ :

۱۔ ایک آدمی جس پرحج فرض ہے،حج کےلیے رقم جمع کرائی لیکن متعدد بار قرعہ اندازی میں نام نہ نکلا، کسی آدمی نے ان کو یہ مشورہ دیاکہ رقم بطور قرض مسجد یا مدرسہ پر خرچ کر دیں جب حج کا موقع آئے گا تو یہ رقم میں اپنی ذمہ داری پر جمع کرادوں گا کیا یہ صورت صحیح ہے ؟

۲۔ مذکورہ بالا شخص بذاتِ خود حج کو جانے سے شرعاً معذور ہے اگر کوئی اس کے حج بدل کا ذمہ لے کر اس سے حج کی رقم وصول کر کے کچھ مدت کےلیے یہ رقم مسجد یا مدرسہ پر صرف کر دے اور پھر حج بدل کرے کیا یہ صورت جائز ہے ؟

۳۔ اگر کوئی شخص حج کےلیے مخصوص کردہ رقم کو (اس خدشہ کی بنا پر کہ شاید قرعہ اندازی میں متعدد بار کی ناکامی کے بعد میرا قرعہ نہ نکلے اور اس آخری عمر میں یونہی چل بسوں اور اسے اپنے ورثاء سے یہ بھی اندیشہ ہو کہ وہ اس رقم سے اس کی طرف حج بدل بھی نہیں کریں گے) مسجد بنانے پر صرف کر دے تو کیا ان مجبوریوں کی وجہ سے حج ساقط ہوگا۔ بینوا توجروا (محمد اکبر بلوچ موضع رتی پنڈی تحصیل قصور ضلع لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۱۔ حج کا وقت مقرر ہے اس سے قبل حج کی رقم کو کسی مفید مصرف میں بصورت قرض استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ یہ یقین ہو کہ وقت پر رقم ادا ہوسکے گی اور حج کی ادائیگی میں تاخیر بھی نہیں ہوگی۔

۲۔ اس کا جواب پہلے سوال کے جواب میں گذر چکا ہے۔

۳۔ حج اس کے ذمے فرض ہے، وہ خود حج کرے اگر وہ مرجائے تو اس کا ولی یا کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے حج کرے، حدیث میں ہے :

ان امراة من جرینة جاء ت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی نذرت ان تحج فلم تحج حتی ماتت اناحج عنہا قال نعم حجی عنہا، ارایت لو کان علی امک دین اکنت قاضیہ اقضوا اللہ احق بالوفاء…

یعنی ''جہینہ قبیلہ کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اوراس نے دریافت کیا کہ میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی، پس وہ مرگئی حج نہیں کر سکی، کیا میں اس کی طرف سے حج کروں پھر فرمایا، اگر تیری ماں کے ذمہ قرض ہوتا تو اس کو ادا کرتی، اس نے کہا ہاں! فرمایا، اللہ تعالیٰ کا قرض بھی ادا کر، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ وفا کا زیادہ حق دار ہے۔''

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جس طرح قرض کو ادا کرنے کی بجائے کسی دوسرے کار خیر میں رقم کو خرچ کرنا جائز نہیں اس طرح حج کی بجائے حج کی رقم کو کسی دوسرے کار خیر میں خرچ کرنا جائز نہیں، اس لیے حج اس کے ذمے قرض ہے اور کار خیر اس کے ذمہ قرض نہیں۔ (اخبار تنظیم اہل حدیث لاہور جلد ۲۲ شمارہ ۵)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 08 ص 41

محدث فتویٰ